به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

تصنیف لطیف شاعر نازک خیال شیرین مقال موسوم به

دیوان یار علی حصه دوم

[illegible]

در زبان ریختی به صد حسن و خوبی زیور طبع پوشید

به قلم شگفته رقم محمد نصیر علی عاجز اکبرآبادی

بیٹی کی سوت جو بنے غارت ہو الٰہی ان

دونوں نے اپنی جوروؤں کو خوب مارتے

نار افضلی سے جلتے ہو ہو گا نہ حج قبول

نامی سنڑی کی بیٹی ہوں لیلی کی جائی ہوں

لے بیٹھا اپنی جائی کو دہوڑے میں بانخاں

کنجڑ سے لی میں بجائی نہ تم ہو قصائی کے

بچے لو اوس کے کہہ نہیں سکتا حرام کا

بیٹے کو رنڈی رکھنے کو بلوا دی چوک سے

دیوث ایسی چوٹی پہ وہ ہوشیار باپ

بیٹا بھی نابکار ہوا نابکار باپ

ماں زار زار روتی ہے اور زار زار باپ

مجنوں تھا قیس میرا غریب الدیار باپ

ہے ہے حرام صید کا کھیلا شکار باپ

میرے تمہارے دونوں کے ہیں فی لوقار باپ

جلتا ہو جسکا اسے لوا ہو آشکار باپ

ہوتے بہت ہیں اجی ایسے بھی یار باپ

کہے کی ردیف اور طرح پر لکھو اے جان

کب تک سنے یہ جاوں تجی بار بار آپ

بی حور کا معاف کریں اب قصور آپ

دل باغ باغ کیجئے خدمت میں لائیے

کیسی گد ہے ہو بچوں کا کھانا ہو ہو لیتے

مصری نے بھی مصر سے افیوں آئی ہے

بی بی عبث تمہارا فہیم النسا ہے نام

دانائی سے بعید ہیں خیلیہ پنے کے ڈھنگ

خلعت دیں سرفرازی کا اوسکو حضور آپ

نرگس کو بار بار رہے ہیں جو گھور آپ

رات تو تین ٹہو کا جاتے ہو تھور آپ

کس رنگ کا ہے پی کے تو دیکھیں سرور آپ

نادان بچوں سے ہیں سوا بے شعور آپ

نعمت کو ڈھونڈنے کو چلیں دانا پور آپ

اوس نے جب دم ازار اوتاری تہی
جان سے اوس گھڑی مین اپنی ماری تہی

لات ایک اوس کیے مین نے ماری تہی
پاس میرے چہری تہی نہ اور کٹاری تہی

تار کر پیٹ مین جو مر جاتی
نام سب کنواریون مین کر جاتی

مین بہی ایسی تہی لبس لڑی دل کی
صدقے خالق کے میری جان بچی

جو جو ایذا ہوئی وہ سب جہیلی
ایسے بی جہاتی سر اپنے میری

زور کر کے وہ جب دباتا تہا
غش کیے اوپر مجہے غش آتا تہا

میرے میکہ مین جب گئی چادر
بہر کے تنبول شیشون کے اندر

امان صاحب نے سنتے ہی یہ خبر
بہیجی پنجیری جلد بنوا کر

رسم ہے یہ نگوڑا مارا اپنا
اُلٹا دینا پڑا ہے خون بہا

کیا ہے مشّاط نے دیا ہے دم
جان صاحب ہے ناک مین ہے دم

شادی کیسی کہ ہو گیا ہے غم
چہوڑتا ہی نہین مجہے ایک دم

کیا کہون بد گمان ہے کیا
آنے جانے کہین نہین دیتا